السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک صاحب سے کہا : آپ مالدار ہیں مگرحج نہیں کرتے ؟ موصوف نے جواب دیا : چونکہ پیرو مرشد نے (استطاعت ہونے کے باوجود) ابھی تک حج نہیں کیا اس لیے مجھ پرحج فرض نہیں! پیر اگرحج نہ کرے تو کیا اس کے صاحبِ استطاعت مریدوں پر بھی حج فرض نہیں ہوتا؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں راہنمائی کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صاحب استطاعت مسلمان پرحج فرض ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فيهِ ءايـٰتٌ بَيِّنـٰتٌ مَقامُ إِبر‌ٰهيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُ كانَ ءامِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى النّاسِ حِجُّ البَيتِ مَنِ استَطاعَ إِلَيهِ سَبيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِىٌّ عَنِ العـٰلَمينَ 97 ... سورة آل عمران

''اس میں واضح نشانیاں ہیں، مقامِ ابراہیم ہے، اس میں جو آ جائے امن والا ہو جاتا ہے، اللہ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے، اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ (اس سے بلکہ) تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔''

استطاعت میں پیرو مرشد کا حاجی ہونا شامل نہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہین : اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

(ایھا الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا) (مسلم، الحج، فرض الحج مرۃ فی العمر، ح : 1337)

''لوگو! تم پرحج فرض کیا گیا ہے لہذا تم حج کرو۔''

ایک لمبی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں :

(وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا) (ایضا، الایمان، ح : 8)

''اگر تجھے بیت اللہ کی طرف جانے کی طاقت ہے تو اس کا حج کر۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(من أراد الحج فلیتعجل فإنہ قد یمرض المریض، وتضل الضالۃ، وتعرض الحاجۃ) (ابن ماجۃ، المناسک، الخروج الی الحج، ح : 2883)

''جو حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ وہ جلدی کرے کیونکہ آدمی بیمار بھی ہو سکتا ہے، سواری ہاتھوں سے نکل سکتی ہے یا کوئی اور حاجت رکاوٹ بن سکتی ہے۔''

امام ابن قدامہ نے لکھا ہے :

(واجمعت الامۃ علی وجوب الحج علی المستطیع فی العمر مرۃ واحدۃ) (المغنی 6/5)

''صاحبِ استطاعت پر عمر میں ایک بار حج واجب ہے، اس پر امت کا اجماع ہے۔''

یہ بات بھی ثابت ہے کہ جس سال حج فرض ہوا۔ (حج 9ھ کو فرض ہوا۔ مرعاۃ المفاتیح) تو صحابہ رضی اللہ عنھم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امارت میں حج ادا کیا۔

(نسائی، مناسک الحج، الخطبۃ قبل یوم الترویۃ، ح : 2993)

جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج (حجۃ الوداع) 10ھ میں ادا کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سمیت بہت سے صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حج کر چکے تھے۔ ان استطاعت رکھنے والے صحابہ نے تو یہ نہ کہا کہ ہم پر ابھی حج فرض نہیں ہوا۔ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حج کریں گے تب ہم کریں گے۔

سیدالاولین والآحرین کے مقابلے میں ان پیروں کی حیثیت ہی کیا ہے ؟ لہذااِن بے عملوں کے حج نہ کرنے سے مریدوں سے حج ساقط نہیں ہوتا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

حج بیت اللہ کے احکام ومسائل، صفحہ:483

محدث فتویٰ